مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میری نکاح محمد صفدر سے چار سال پہلے ہوا، طے پایا کہ تین ماہ بعد رخصتی ہوگی، پھر لڑکے کے والد نے گاہے بگاہے، مختلف چیزوں کا مطالبہ کرنا شروع کر دیا، جو ہم نے لڑکے کو دے دیں۔ اس کے بعد ہم نے رخصتی کا بولا تو لڑکے کے باپ نے گاڑی اور دیگر قیمتی اشیاء کا سنانا شروع کر دیا، میری والدہ نے صاف انکار کیا تو انہوں نے کہا کہ رخصتی جب ہم چاہیں گے تب ہی ہوگی، ہر دفعہ چھ ماہ کا کہہ دیتے تھے، اب اس بات کو چار سال گزر گئے، مگر وہ اپنی ڈیمانڈ پوری ہونے پر ہی رخصتی کریں گے۔ ہم نے کورٹ میں عدم رخصتی اور بھاری جہیز مانگنے کی بنیاد پر دعوی دائر کیا، پھر دو گواہ بھی پیش کیے، لڑکے کو اور اس کے گھر والوں کو باقاعدہ اطلاع دیتے رہے، مگر وہ ہٹ دھرمی کرتے رہے، کبھی عدالت میں آئے اور کبھی نہ آئے۔ ہم نے اپنے دعوی پر گواہ بھی پیش کئے۔ پھر جج صاحبہ نے میرے حق میں تنسیخ نکاح کا فیصلہ کر دیا۔ برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں، کہ میری عدت کتنی ہے۔

وضاحت: کاغذات میں سائلہ نے عدم رخصتی اور بھاری جہیز کی ڈیمانڈ کو بنیاد بنا کر دعوی دائر کیا، شوہر کو اطلاع بھی دی گئی، اپنے دعوی پر گواہ بھی پیش کیے۔

الجامعة الاشرفیہ
دار الافتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ تنسیخ نکاح میں عورت کسی مسلمان جج کی عدالت میں کسی معتبر شرعی بنیاد پر فسخ نکاح کا دعویٰ کرتی ہے۔ اگر عورت اپنے دعوے کو شرعی طریقے سے ثابت کر دیتی ہے یا شوہر عدالتی کاروائی کے علم میں ہونے کے باوجود عدالت میں اصالتاً (خود) یا وکالتاً (شوہر کا وکیل) حاضر نہیں ہوتا۔ جس کے بعد عدالت شرعی اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے نکاح فسخ کر دیتی ہے تو شرعاً نکاح فسخ ہو جائے گا، لیکن اگر فسخ نکاح کی کوئی شرعی وجہ نہ پائی جاتی ہو یا اگر کوئی شرعی بنیاد تو ہو لیکن عورت اسے عدالت

میں شرعی طریقے سے ثابت کرنے میں ناکام ہوئی ہو، اس کے باوجود بھی عدالت نے عورت کے حق میں تنسیخ نکاح کا فیصلہ جاری کر دیا ہو، تو شرعاً عدالت کا ایسا فیصلہ کالعدم اور باطل ہو گا۔

سائلہ نے قاضی کی عدالت میں شوہر کے برے رویے، رخصتی سے پہلے جہیز اور مختلف چیزوں کا تقاضہ کرنے اور چار سال سے عدم رخصتی وغیرہ کی بنیاد پر دعویٰ دائر کیا، قاضی نے فریقین کو سننے کے بعد شرعی گواہوں کی موجودگی میں لڑکی کے حق میں تنسیخ نکاح کا فیصلہ کیا۔

بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں اگر واقعتاً سائلہ نے مذکورہ بالا وجوہات کی بنیاد پر دعوی دائر کیا اور اس کو شرعی طور پر ثابت بھی کیا، تو اسصورت میں جج کا فیصلہ شرعاً درست ہے اور لڑکی پر طلاق واقع ہو کر شوہر کے نکاح سے نکل گئی، چونکہ رخصتی اور خلوت صحیحہ نہیں پائی گی، اس لیے سائلہ پر عدت بھی نہیں آئے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۳/ربیع الاول/۱۴۴۴ھ

10/اکتوبر/2022ء

دار الافتاء
رقم الافتاء 151/147
10/10/2022
الجامعة الاشرفية

الجامعة الاشرفية
دار الافتاء

الجواب صحیح
محمد شرافت رفیق
۱۰ اکتوبر 2022
۱۳ ربیع الاول

الجواب صحیح